بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

قادیانی
قابلِ نفرت کیوں؟

اپنے خون کے پیاسوں کو بھی معاف کر دینے والی مسلمان قوم
قادیانی وجود کو اپنے درمیان برداشت کیوں نہیں کرتی؟
جانئے اس فکر انگیز مقالہ میں

از قلم
سعید محمد عامر آسوی حسینی نقشبندی

ناشر
شیرانِ اسلام پاکستان

بتعاون: تحریک صراط مستقیم پاکستان (حلقہ اچھرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

نذرِ انتساب

اس مرشدِ عظیم کی خدمتِ اقدس میں

جو عشق و غیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گویا کوہِ ہمالیہ تھا۔

جس کی زندگی بھٹکے ہوئے لوگوں کو عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آستانے پر جھکانے کے لیے وقف تھی۔

جس کی سیرت و کردار نے اس امت کے صالحینِ اوّلیں کی یاد تازہ کر دی۔

جس کے اذنِ تقریر نے میری زبان کو اور اذنِ تحریر نے میرے قلم کو آبرو بخشی۔

یعنی

میرے خطاپوش۔۔۔میرے عطاپاش۔۔۔شمس العرفاء۔۔۔بدرالاولیاء

حضور مفکر اسلام

پروفیسر محمد حسین آسی قدس سرہٗ النورانی

ہاں ہاں! اسی محبوبِ دلنواز، بندہ نواز کے حضور اس تحریر کا نذرانۂ انتساب پیش کرتا ہوں۔

گدائے بارگاہِ حضور مفکرِ اسلام

سعید آسوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

قادیانی قابلِ نفرت کیوں؟

دورِ حاضر فتنوں کا دور ہے۔جن میں ایک بڑا فتنہ یہ ہے کہ جس کا جی چاہتا ہے،اٹھ کر نت نئے اور گمراہ کن افکار کی ترویج شروع کر دیتا ہے۔اُمت کے اجتماعی راستے سے ہٹ کر اپنی نام نہاد فکر و تحقیق کی پگڈنڈی پر چلنا شروع کر دیتا ہے۔

سال 2018ء اس اعتبار سے ازحد ہنگامہ خیز اور پُر شور تھا کہ اس میں قادیانی جماعت سے ہمدردی کا پرچار بڑی شدومد سے کیا گیا۔ملت اسلامیہ کے ہوشمند طبقے کے لیے یہ ایک گہرے صدمے والی بات تھی۔یہ پرچار کرنے والے کون تھے؟

1۔ ٹی وی چینلز کے اینکر پرسنز (Anchorpersons)،جو خود ساختہ دانشوروں اور تجزیہ کاروں سے Stupid قسم کے سطحی تبصرے نشر کرتے رہے۔خصوصیت کے ساتھ دینی طبقے کی طرف سے کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کی مخالفت ان کی تنقید کا ہدف تھی۔

2۔ ملک بھر کے مختلف شہروں بالخصوص گوجرانوالہ،سیالکوٹ،لاہور کی یونیورسٹیز اور کالجز سے ایسی اطلاعات ملتی رہیں کہ چند اسلام ناآشنا 'ماڈرن (Modern) پروفیسرز' بھی اس بحث کا خواہ مخواہ حصہ بن کر قادیانیت کو محض اسلام کا ایک فرقہ Sect قرار دے رہے ہیں۔اور سیدھے سادے طلباء اپنے 'روشن خیال اساتذہ' کی اس 'جدید فکر' اور 'طرزِ استدلال' سے مرعوب نظر آتے ہیں۔

3۔ ہمارے چند سیاسی قائدین جنہیں شاید اسلام کی بنیادی باتوں کا بھی علم نہیں، نہ انہیں خدا و رسول (جل وعلا فصلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) سے کسی ناطے کا احساس، ختمِ نبوّت جیسے حساس مسئلے پر انتہائی غیر ذمہ دارانہ گفتگو کر کے سیدھے سادے مسلمانوں کی دلآزاری کا سبب بن رہے ہیں ۔ ہر سیاسی رہنما اور اس کے ووٹر اپنی اپنی پارٹی کی پالیسی کو مدنظر رکھ کر بس اسی کی تائید میں بیان دیتے رہے، حالانکہ اس مسئلے کی اصل تشریح میں وہی باتیں قابلِ قبول ہیں جو علماءِ حق نے بیان فرمائیں، لیکن ان کی باتوں پہ کان نہ دھر کے حق کا انکار اور انصاف کا خون کیا گیا۔

خلاصہ یہ کہ اس طرح کے سوالات اٹھائے گئے کہ وہ قوم جو اپنے خون کے پیاسوں کو بھی معاف کر دیتی ہے، اپنے دشمنوں کے ساتھ مروّت و رواداری کا برتاؤ کرنے میں اپنی نظیر نہیں رکھتی، وہ کیوں قادیانی وجود کو اپنے درمیان برداشت نہیں کرتی؟ نیز کلیدی عہدوں پر ان کے براجمان ہونے پر اتنی سیخ پا کیوں ہو جاتی ہے؟ یہ اور اس طرز کے سوالات عوام الناس کے سامنے یوں پیش کیے گئے، گویا کسی گہرے مطالعے اور وسیع تحقیق کا نتیجہ ہوں جبکہ حقیقت اس کے برعکس تھی۔ عقیدۂ ختمِ نبوّت کے تحفظ کے لیے اُمّت کے اجتماعی ردِّ عمل کی توجیہات تلاش کرنے کی بجائے طعن و تشنیع کے تیر برسانے میں سبقت لے جانے کی کوشش کرنا یقیناً ایک افسوس ناک اَمر ہے۔ زیرِ نظر مقالے کی غرض و غایت مذکورہ بالا تمام اعتراضات کا جواب دینا ہے تاکہ حقیقتِ حال واضح ہو سکے۔

ایک بات ہم ابتداء ہی میں بتا دیں کہ وہ مخصوص طبقہ جس کے نزدیک عقیدۂ ختمِ نبوّت کا مسئلہ چنداں کسی اہمیت کا حامل نہیں اور ان کی گستاخ اور اسلام دشمن فکر ہر حال میں قادیانیوں کے لیے نرم گوشہ کے جواز پر ہی مُصر ہے، انہیں قائل کرنا آسان نہیں۔ کیونکہ ان کے علم کا سرچشمہ آکسفورڈ اور ہارورڈ ہے۔ ان کی تہذیب کا مرکز لندن اور نیویارک ہے۔ اس کے ہاں معیارِ خوب و زشت وہی ہے جو یورپ میں ہے۔ اس طبقے کی صرف آنکھیں اپنی ہیں، ان میں نظارے مغرب کے بسے ہوئے ہیں۔ کان اپنے ہیں لیکن نغمے مغرب کے گونج رہے

ہیں۔زبان اپنی ہے لیکن ڈکٹیشن Dictation مغرب کی ہے۔سینہ اپنا ہے لیکن دل مغرب کا دھڑکتا ہے۔اور کھوپڑی اپنی ہے لیکن دماغ مغرب سے مستعار لیا ہوا ہے۔اس لیے اسے کیا اندازہ کہ دنیا و مافیہا سے بڑھ کر نبی رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ساتھ والہانہ محبت و الفت اور اسی محبت و الفت کا لازمی نتیجہ تحفظ عقیدۂ ختم نبوّت کس قدر ضروری ہے۔انہیں کیا معلوم کہ تقریباً پونے دوارب انسانوں کو عالمی شناخت عطا کرنے والی ہستی کے دشمنوں سے دشمنی ایمان کا تقاضا ہے۔

ہاں وہ احباب جو حقیقت کے متلاشی ہیں اور شکوک وشبہات کی ظلمت سے باہر نکل کر ایمان و یقین کے اجالے میں آنا چاہتے ہیں،ان کے لیے یہ تحریر ازحد نفع بخش ثابت ہو گی۔انشاءاللہ العزیز

<u>قادیانیوں سے نفرت کی پہلی وجہ</u>: قادیانیت یا مرزائیت کی بنیاد برصغیر پاک و ہند پر قابض انگریزوں نے مسلمانوں کے خلاف اپنے مخصوص مقاصد کے لیے رکھی۔(یعنی اس کی بنیاد ہی اسلام دشمنی پر رکھی گئی)

حقیقتِ حال یہ ہے کہ پورے ہندوستان میں کسی قوم کی طرف سے انگریز کو اپنی حکومت میں رخنہ اندازی کا ڈر نہیں تھا۔سوائے مسلمانوں کے،جن کی رگ و پے میں عظیم تر 'جذبۂ جہاد' نے بجلیاں سی بھر رکھی تھیں۔اور وہ انگریز کی غلامی کو کسی صورت قبول کرنے پر تیار نہیں تھے۔ایسی صورتحال میں انگریز نے مسلمانوں کے اندر سے جذبۂ جہاد کو ختم کرنے کا پروگرام بنایا۔ان کے تجزیہ کاروں نے انہیں یہ لائحۂ عمل دیا کہ چونکہ 'جہاد' کا حکم وحی کے ذریعے آیا ہے جو کہ نبی پر اترتی ہے،للہٰذا اس حکم کو 'منسوخ' کرنا ہے تو کسی خانہ ساز 'نبی' ہی کو آگے لانا ہوگا،جو اس کے منسوخ ہونے کا فتویٰ دے۔اس مقصد کے لیے ہندوستان کے قصبے قادیان سے 'مرزا غلام احمد قادیانی' کا انتخاب کیا گیا۔اس سے نبوت کا دعویٰ کروایا گیا۔جہاد کا حکم جو قیامت تک کے لیے ہے (پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تک آسمان پانی

برساتا اور زمین سبزہ اگاتی رہے گی، جہاد فرض رہے گا، یہاں تک کہ بلادِ مشرق سے ایک جماعت (قادیانی) اٹھے گی جو کہے گی کہ جہاد کوئی شے نہیں۔ یہ جماعت دوزخ کا ایندھن بنے گی۔ کنز العمال)، مرزا نے اسے حرام ٹھیرایا۔ (مرزا قادیانی نے کتاب البریہ ص ۵ تا ۶ اشتہار مورخہ 20 ستمبر 1897ء مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۶ تا ۹ میں سترہ سال تک اپنی ان ۲۴ کتابوں اور رسائل کے نام لکھے ہیں جن میں جہاد کے منسوخ وحرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے)

امتِ مسلمہ کے ہوشمند لوگوں کا اس کے پیچھے لگنا تو ناممکن تھا، کیونکہ قرآنِ عظیم کی کم ازکم سو (۱۰۰) آیات اور دوسودس (۲۱۰) احادیث عقیدۂ ختمِ نبوت (یعنی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کسی قسم کے نئے نبی کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) کو واضح کر رہی تھیں۔ تاہم بیوقوف اور معمولی عقل والے مٹھی بھر لوگ جن کا دینی مطالعہ صفر تھا، اسے میسر آ گئے اور وہ اس کے پیروکار بن گئے۔ اس طرح جب دین میں ایک نئی راہ نکالنے کی کوشش کی گئی تو انتشار کا پیدا ہونا بھی ایک یقینی امر تھا۔ کیونکہ اہلِ ایمان میں غم و غصہ کی فضا پیدا ہوئی اور ان کی طرف سے ردِعمل آنے لگا۔ اور یہی انگریز چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ ہندوستان میں Divide and Rule کی پالیسی پہ گامزن تھا۔ انتشار وافتراق کا دروازہ کھل جانے کے بعد انگریز نے اس میں مزید وسعت لانے کے لیے کئی دعوے کروائے۔ مرزا قادیانی فوت ہو گیا، انگریز ہندوستان سے چلا گیا، لیکن اسلام دشمنی کا یہ پروگرام امریکہ، برطانیہ، جرمنی، اسرائیل اور دیگر یورپی ممالک کی سرکردگی میں آج بھی جاری ہے۔ بلکہ قادیانی جماعت کا جو بھی سربراہ بنتا ہے، لندن میں بیٹھ کر انگریزی سرپرستی ہی میں دنیا بھر میں اپنی اس جماعت کو کنٹرول کرتا ہے۔

اب فرمایئے! ایک ایسی تحریک جس کی غرض وغایت ہی فقط مسلمانوں میں انتشار پھیلانا اور ان کی دلآزاری ہے، نیز ان کے دین کے ایک مسلمہ ومتفقہ بنیادی عقیدے میں رخنہ اندازی ہے، تو مسلمانوں کے احساسات ایسے میں کیا ہوں گے؟ اور اس پر ان کا سخت ردِّ عمل سامنے آئے گا کہ نہیں؟

دوسری وجہ: قادیانی ہمارے خدا اور رسول، گروہِ انبیاء، آل واصحابِ رسول اور اولیاء اللہ کے بارے میں گھٹیا ترین زبان استعمال کر کے ہمارا کلیجہ چھلنی کرتے ہیں۔

ایک سچے مسلمان کے لیے اپنے معاشرے میں قادیانی کے وجود کو برداشت کرنا ایک دشوار امر ہے، اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ قادیانیوں کے عقاید انتہائی تکلیف دہ ہیں۔ دنیا کی کوئی بھی مہذب قوم اس قدر لغو، لچر، دلآزار، غیر اخلاقی اور انسانیت سوز عقاید کو کسی صورت بھی مستحسن قرار نہیں دے سکتی۔ ایمان کی معمولی رمق رکھنے والا مسلمان بھی گہرے رنج وغم میں ڈوب جاتا ہے جب اس کے علم میں قادیانی جماعت کے بانی مرزا قادیانی کی وہ ہرزہ سرائیاں آتی ہیں جو اس نے اسلام، قرآن، بانی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، انبیاءِ کرام، اہلِ بیتِ اطہار، صحابہٴ کرام، اولیاء اللہ کے بارے میں کی ہیں۔ اس کے دل ودماغ ماؤف ہو جاتے ہیں۔ بلکہ قادیانیوں کے لیے نرم گوشہ رکھنے والے دنیا بھر کے لوگ سن لیں! قادیانی پیشوا نے عیسائیت، یہودیت، ہندومت سب کے پیشواؤں کو غلیظ گالیاں دی ہیں۔ کسی کو معاف نہیں کیا۔

ان ناپاک اور متعفن عبارتوں کو ضبطِ تحریر میں لاتے ہوئے ہاتھ لرزتا ہے، دل ودماغ جھنجھلا اٹھتے ہیں اور روح تڑپ اٹھتی ہے۔ تاہم دوسری طرف وقت کی پکار ہے کہ محبوبِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیوانوں بلکہ ساری دنیا کو بتا دو کہ اس نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شانِ اقدس پر مرزا قادیانی اور اس کے ٹولے کی بچھو نما زبانیں کس طرح ڈنک مار رہی ہیں۔ اور ان کے بغض وعناد کے زہر میں بجھے ہوئے زہریلے قلم دینِ اسلام پر کتنا غضب ڈھا رہے ہیں۔ لہٰذا اگرچہ دل ودماغ بوجھل ہیں، لیکن تقاضائے وقت سمجھتے ہوئے راقم (اپنی زندگی میں آخری مرتبہ) مرزالعین کی دل

آزاراور روح فرسا تحریریں نقل کر رہا ہے اور وہ بھی ہر عنوان کے تحت محض چند، وگرنہ بے باکیوں اور گستاخیوں کے انبار قادیانی کتب و رسائل میں موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی توہین:

☆..." ورایتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھوا"

میں (مرزا) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۵۶۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵ ص ۵۶۴ از مرزا قادیانی)

☆... خدا میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہوگیا۔ (نعوذ باللہ)۔

(الکتاب البریہ ص ۸۶،۸۷۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۰۴،۱۰۵ از مرزا قادیانی)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی توہین:

☆... یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان۔ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

☆... نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہوسکی، میں نے پوری کی ہے۔ (استغفر اللہ)۔ (حاشیہ تحفہ گولڑیہ ص ۱۶۵ مصنفہ مرزا قادیانی)

☆... میری وحی کے مقابلے میں حدیثِ مصطفیٰ کوئی شے نہیں۔ (نعوذ باللہ)۔

(اعجاز احمدی ص ۵۶ مصنفہ مرزا قادیانی)

حضرات انبیاء علیہم السلام کی توہین:

☆... میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابنِ مریم ہوں، میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) ہوں۔ (استغفر واللہ)۔

(تمہ حقیقت الوحی ص ۵۲۱ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۲۱ از مرزا قادیانی)

☆... خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد ہوں اور احمد ہوں۔ (نعوذ باللہ)۔

(حقیقت الوحی حاشیہ ص ۷۲۔ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۷۶ از مرزا قادیانی)

☆... میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔ (تمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۷۳ از مرزا قادیانی)

اہلِ بیتِ اطہار (علیہم الرضوان) کی توہین:

☆... مرزا لعین کے نزدیک اہل بیت سے مراد اس کے گھر کے لوگ ہیں (ملفوظات احمدیہ۔ جلد اول)۔ ام المومنین سے مراد اس کی بیوی ہے (روحانی خزائن. ملفوظات احمدیہ اول)، سیدۃ النساء اس کی بیٹی ہے۔ سید صرف اس کی اولاد سے ہوتا ہے (نعوذ باللہ)۔ (درثمین از مرزا قادیانی)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شہزادی صاحبہ سیدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں اس بد بخت نے جو نجاست بھرے الفاظ کہے ہیں، مجھے ان کو رقم کرنے کی تاب نہیں۔ (مسلمانوں کے لیے لمحہ فکر یہ ہے)

☆... 'کربلا میرے روز کی سیر گاہ ہے۔ حسین جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں' (نعوذ باللہ)۔ (نزول المسیح ص ۹۹)

☆... پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو اور ایک زندہ علی (مراد مرزا خود

تم میں موجود ہے۔اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔(نعوذ باللہ)۔

(ملفوظات احمدیہ ص ۱۳۱ جلد اول)

صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کی توہین:

☆... بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۲۸۵)

☆... ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد (قادیانی) کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔(نعوذ باللہ)۔

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری ۱۹۵۱ء۔ ۳، ۲ ص ۵۷ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام)

☆... ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔اصحاب رسول میں جنہوں نے سب سے زیادہ حدیثیں روایت کی ہیں) کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے۔(نعوذ باللہ)۔(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۲۳۵)

قرآن وسنت کی توہین:

☆... قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔(سفید جھوٹ)۔(ازالہ اوہام ص ۲۹، ۲۸ از مرزا قادیانی)۔

☆... قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں۔(تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۳۵ طبع دوم از مرزا قادیانی)

☆... تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔

(اعجاز احمدی ص ۳۰۔مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۴۰ از مرزا)

حرمین شریفین کی توہین:

☆... تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن مجید میں درج کیا گیا ہے۔مکہ اور مدینہ اور قادیان۔(قادیان کہاں درج ہے؟)۔(ازالہ اوہام۔حاشیہ جلد اول ص ۴۰)

☆... اس جگہ (قادیان میں) آنا نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲)

☆... جو بار بار یہاں (قادیان) نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔۔۔ کیا مکہ و مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔ (نعوذ باللہ)۔

(حقیقۃ الرویا ص ۴۶ از مرزا بشیر ابن مرزا قادیانی)

علماءِ کرام اور اولیاءِ عظام کی توہین:

☆... سلطان عبد القادر اس الہام میں میرا نام سلطان عبد القادر رکھا گیا۔ کیونکہ جس طرح سلطان دوسروں پر حکمران اور افسر ہوتا ہے۔ اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریوں پر افسری عطا کی گئی ہے۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۷۰۶ طبع دوم از مرزا)

☆... سید عبد القادر جیلانی (غوث اعظم) نے مجھے (مرزا کو) غسل کرایا۔ (استغفر اللہ)

(سیرت المہدی جلد سوم ص ۱۱۹ از مرزا بشیر بن مرزا قادیانی)

☆... مجھے ایک کتاب کذاب (پیر مہر علی شاہ قدس سرہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین، تجھ پہ لعنت، تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی، پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔ (نعوذ باللہ)۔ (اعجاز احمدی ص ۵۷)

یہ ہیں مرزا قادیانی کے دلآزار عقائد کی جھلک، جن کو اس کے پیروکار حرز جان بنا کر پوری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

قارئین! آپ کے پاس اگر ایک شخص آکر آپ کے باپ یا ماں یا بہن یا کسی اور معزز رشتے کی توہین کرے، یا گالی دے تو آپ کا ری ایکشن (Reaction) کیا ہوگا؟ کیا آپ پر خود کو قابو میں رکھنا آسان ہوگا؟ یقیناً نہیں۔ یہ ایک ادنیٰ سی مثال ہے۔ ایک مسلمان اپنے مال، جان یہاں تک کہ اولاد سے بھی زیادہ محبت اپنے پیارے اللہ اور اس کے محبوب

کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کرتا ہے۔ اور اللہ جل شانہٗ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی بنا پر ہی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آل، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب پہ بھی صدقے واری ہے۔ پھر اولیاء اللہ کی مقدس جماعت کے لیے اہل اسلام شدید الفت وعقیدت کے جذبات رکھتے ہیں۔ ان سب کے لیے اپنی جان تک قربان کرنا باعثِ سعادت سمجھتے ہیں ،تو فرمایئے! جب عقیدت ومحبت کی یہ صورتحال ہوتو اپنی ان محبوب شخصیات کی توہین کرنے والے اور بازاری زبان استعمال کرنے والے ٹولے کے بارے میں ان کے جذبات کا کیا عالم ہوگا؟ انصاف کیجئے۔ وہ لوگ جو اہلِ اسلام ہی کو صبر و برداشت کے لیکچر دیتے ہیں، وہ اس گستاخ قبیلے کو مسلمانوں کے جذبات سے چھیڑ چھاڑ کرنے سے کیوں نہیں روکتے؟ عقلمندی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس علت (Cause) کا سدِّ باب کیا جائے جو شدید ردِّ عمل (Reaction) اور انتشار کا محرّک (Stimulus) ہے۔

تیسری وجہ: قادیانی لوگ اپنے مذہب کو نہ ماننے والوں کے لیے انتہائی تکلیف دہ زبان استعمال کرتے ہیں۔

دنیا میں جو بھی دین پروان چڑھا ہے، اس کے دینی پیشوا نے اچھے اخلاق کے ذریعے اپنے دین کی ترویج واشاعت کی ہے۔ دینِ اسلام کے بانی جنابِ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کے اپنے تو اپنے، بدترین مخالف بھی قائل تھے۔ عیسائی جن کو اپنا پیشوا کہتے ہیں (جنابِ عیسیٰ علیہ السلام) اور یہودی جن کو اپنا رہنما بتاتے ہیں (جنابِ موسیٰ علیہ السلام) وہ بھی اپنے اپنے اَدوار میں بلند اخلاق کی عمدہ مثالیں قائم کر گئے۔ غیر الہامی ادیان میں سے بدھ مت کے پیشوا نے بھی اپنے مخالفین کے لیے غیر معیاری زبان استعمال نہیں کی۔ لیکن قادیانی جماعت کے پیشوا (اور اسکی ذریت) نے اپنے مخالفین کے لیے جو بدزبانی کی ہے، اس نے اسے (مقامِ نبوت کا تو سوال ہی پیدا

نہیں ہوتا) مقامِ انسانیت سے بھی گرادیا ہے۔آیئے! ملاحظہ فرمایئے!

☆... ''اور (جو) ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں''۔

(انوار اسلام ص ۳۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۹ ص ۳۱ از مرزا قادیانی)

☆... ''اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی، وہ جہنمی ہے''۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۱۶۸ طبع دوم از مرزا قادیانی)

☆... ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں''۔ (نجم الہدیٰ ص ۵۳ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۴ از مرزا قادیانی)

☆... ''رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی''۔

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۸، ۵۴۷ مندرجہ روحانی خزائن ج ۵ از مرزا قادیانی)

یہ ہے قادیانیوں کی اخلاقی صورتحال۔مسلمانوں کے سخت رویے کا گلہ کرنے والے ملاحظہ کریں۔ان قادیانیوں کے نزدیک تمام وہ لوگ جو قادیانی نہیں (اس میں یہ گلہ کرنے والے بھی آتے ہیں)، ''ولد الحرام''، ''حرامزادے''، ''جہنمی''، ''خنزیر''، ''کتے''، ''رنڈیوں کی اولاد'' ہیں۔اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے،جن کے لیے اس قدر گھٹیا الفاظ استعمال کیے جائیں گے،اگر کبھی وہ صدائے احتجاج بلند کریں تو کیا شدت پسند (Extremist) بھی انہی کو قرار دیا جائے گا؟ آج دنیا کی بڑی عیسائی ریاستیں قادیانیوں کی حمایت و سرپرستی میں بہت سرگرم (Active) ہیں۔حالانکہ مرزا قادیانی نے جنابِ عیسیٰ علیہ السلام پر نہایت شرمناک الزام لگائے اور گالیاں دی ہیں۔انہیں چاہیے کہ حقیقت جاننے کے لیے مندرجہ ذیل تصانیف دیکھیں اور غیرت وحمیت کا ثبوت دیتے ہوئے ان کی سر سے 'دستِ شفقت' اٹھالیں۔(قادیانی

پیشوا نے عیسائیت کے علاوہ یہودیت اور ہندومت بلکہ دنیا کے ہر مذہب کی سخت ترین توہین کی اور ان کے بانیوں کے بارے میں گھٹیا زبان استعمال کی ہے)

حاشیہ انجام آتھم ص ۵ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ از مرزا قادیانی۔ ازالہ اوہام ص ۱۵۴۔ ست بچن ص ۱۷۳۔ کشتی نوح حاشیہ ص ۷۳۔ نسیم دعوت ص ۶۹۔ مقدمہ دافع البلاء ص ۱۷۲۔ حقیقۃ النبوت ص ۲۵۷ از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی۔ سیرت المہدی ج ۳ ص ۲۹۱ از مرزا بشیر۔ ایام الصلح حاشیہ۔ رازِ حقیقت ص ۱۹ از مرزا قادیانی۔

چوتھی وجہ : قادیانیت کے بانی یعنی مرزا قادیانی نے قرآنِ حکیم کے معانی کو بدلنے کی جسارت کی۔

قرآن وہ عظیم الشان کتاب ہے کہ کرہ ارض پر بسنے والا کسی بھی مذہب کا کوئی بھی انسان اس میں تحریف ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ ممتاز مغربی مفکر ایف ایف آربتھ ناٹ اس بات کا اقرار یوں کرتا ہے:

"---this has remained the same,without any change and alteration....."

(The construction of the Bible and Quran)

''یہ قرآن بالکل اصلی حالت میں رہا ہے۔ اس میں آج تک کوئی جیالا، مترجم یا محرف کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم نہیں کرسکا''۔

مرزا قادیانی کو معلوم تھا کہ قرآنِ پاک میں کسی بھی طرح کی تحریف ممکن نہیں۔ کیونکہ رب تعالیٰ کا اعلان ہے:

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْن

ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت فرمائیں گے۔

نیز حفاظِ کرام کی بہت بڑی جماعت اس کتاب میں زیر زبر پیش کی بھی تبدیلی نہ ہونے دینے کی

ضامن ہے۔ چنانچہ اس نے ایک دوسری چال چلی۔ اور وہ یہ کہ قرآن کے الفاظ کی بجائے اس کے اردو مطالب و معانی میں تحریف کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ اس کے پیروکاروں نے ۱۲۴ زبانوں میں قرآن کے تراجم شائع کیے جو کہ ان کے مرکز چناب نگر (سابقہ ربوہ) کی 'خلافت لائبریری' میں آج بھی موجود ہیں۔ ان تمام تراجم میں قدرِ مشترک یہ ہے کہ مرزا نے قرآن کی وہ آیات جو حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان میں اتری ہیں، ان کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہے۔ یہ جہاں بہت بڑا ظلم اور ناانصافی ہے، وہاں مسلمانوں کی سخت دلآزاری کا موجب ہے۔ ایک مسلمان جب دیکھتا ہے کہ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ اور وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ جیسی آیات جو صریحاً حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان بیان کر رہی ہیں، مرزا ان کا مصداق اپنی ذات کو ٹھہرا رہا ہے اور اس کے پیروکار اسی پہ مصر ہیں، تو اس کے لیے یہ صورتحال ازحد تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ قرآن اور اس کی تعلیمات سے ٹوٹ کر پیار کرتا ہے۔ نیز اس کا عقیدہ ہے کہ سارا قرآن اس کے نبی علیہ السلام کی تعریف بیان کرتا ہے۔

ذرا مرزا کے طریقۂ واردات کی محض ایک جھلک ملاحظہ کیجئے۔ قرآن میں یہ الفاظ ہیں وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ. (آل عمران)۔ اس کا مفہوم ہے کہ بے شک اللہ نے (غزوۂ) بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے۔ لیکن مرزا نے 'بدر' کو 'چودھویں رات کا چاند' قرار دے کر مراد اپنی ذات بتائی ہے۔ اس نے کہا میں چودھویں صدی میں 'چودھویں کا چاند' بن کر ظاہر ہو گیا لیکن لوگ مجھے مانتے ہی نہیں۔ (ملفوظاتِ احمد یہ از مرزا)۔ استغفر واللہ ونعوذ باللہ من ذٰلک۔ اس 'چودھویں کے چاند' کا نظارہ لینا ہو تو اس کی تصویر دیکھ لیں جو کہ بہت سی قادیانی کتب نیز مخالف کتب میں مل جاتی ہے۔ ایک آنکھ سے کانا، دھنسی ہوئی گردن، لمبوترا سر، غیر متوازن بھدا جسم عجیب ہی منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔

کہاں چودھویں کا چاند اور کہاں قادیان کا یہ عجیب الخلقت شخص۔

خلاصۂ کلام یہ کہ ایک اسلامی معاشرے ہی میں رہتے ہوئے، اہلِ اسلام کے خلاف اگر ایسا دلآزار اور معاندانہ رویہ رکھا جائے گا تو یہ کھلی بدمعاشی نہیں تو اور کیا ہے۔اور یقیناً یہ سب ان کے غیر ملکی آقاؤں کی اشیر باد سے ہو رہا ہے۔جوان ظالموں کو مظلوم ڈکلیئر کرتے ہیں۔اور جب ان کے پروپیگنڈے کی زد میں آکر ہمارے کچھ سیاسی قائدین، یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اور اینکر پرسنز انہی کی بولی بولنے لگتے ہیں، تو یقین کریں ہم ختمِ نبوت کے پروانوں کو مزید تکلیف ہوتی ہے۔اے کاش! وہ سمجھیں کہ کلمہ پڑھنے کے کچھ تقاضے بھی ہیں اور اپنے نبی محترم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے وفا کرنا بھی دنیوی واخروی نجات کے لیے بہت ضروری ہے۔

پانچویں وجہ : قادیانی اپنے آغاز سے ہی پاکستان کے دشمن ہیں۔

قادیانی اپنی ابتداہی سے پاکستان کے مخالف ہیں اور انہوں نے کبھی بھی پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کیا۔پاکستان کو مسائل کی آماجگاہ بنانے کے لیے انہوں نے ہر حربہ استعمال کیا۔

جب پاکستان بنا تو مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے غم کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

''ہم تقسیمِ ہند پر رضا مند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں''۔(اخبار الفضل ۷ امئی ۱۹۴۷ء)

ماضی قریب میں جب مرزا ناصر مرکزی قادیانی رہنما تھا، اس نے لندن میں ایک گرینڈ کانفرنس منعقد کی، جس میں پاکستان کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے ہوئے کہا:

''اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کردے گا۔آپ بےفکر رہیں۔چند دنوں میں آپ خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے گا''۔

(ہفت روزہ'ختم نبوت'۔کراچی۔جلد ۵۔شمارہ ۱۵)

قیامِ پاکستان سے دورِ جدید تک ان کی پاکستان دشمنی کی چند جھلکیاں پیشِ خدمت ہیں:

☆... جب پاکستان بنا تو قادیان پاکستانی سرحدی علاقے شکرگڑھ سے محض ۲۰، ۲۵ میل انڈیا کے اندر ضلع گورداسپور کا ایک قصبہ تھا۔ گورداسپور پاکستان کے حصہ میں آنا تھا۔ لیکن قادیانی لیڈروں کی سازشوں کے نتیجہ میں شکرگڑھ کے سوا تمام گورداسپور بشمول قادیان نہ صرف یہ کہ انڈیا کا حصہ بنا بلکہ تحصیل پٹھانکوٹ (ضلع گورداسپور) سے کشمیر کا راستہ بھارت کو مل گیا۔ جس کی سزا ہم آج تک بھگت رہے ہیں۔ پاکستان بن گیا، قادیانی ادھر آ گئے، مگر کیوں؟ شر و فساد کے لیے۔ آج بھی ان کی سوچ تبدیل نہیں ہوئی۔

☆... ذوالفقار بھٹو کی وزارتِ عظمیٰ کے دوران مرزائیوں کے حوصلے پھر بلند ہو گئے، انکا خیال تھا کہ بھٹو اسلام کے بارے میں آزاد منش سا آدمی ہے، لہذا انہوں نے چناب نگر (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر چند مسلمان نوجوانوں پر جو ایک سیاحتی دورے سے واپس آ رہے تھے، مسلح حملہ کر دیا۔ چنانچہ شورش اٹھی اور بالآخر بھٹو حکومت نے عوامی دباؤ اور پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے سے قادیانیوں کو اقلیت قرار دے دیا۔ چنانچہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء سے قادیانی بھی اور لاہوری بھی، جو مرزا کو نبی کی بجائے مجدد ہی مانتے ہیں، آئینی طور پر بھی غیر مسلم ہیں۔

چونکہ قادیانی اپنے آغاز ہی سے شرانگیز اور فطرت کے اعتبار سے مفسد ہیں، اس لیے کھل کر یا چھپ کر ان کی مفسدانہ کاروائیاں جاری رہیں۔ حتیٰ کہ قانون کو یک بار پھر انگڑائی لینی پڑی اور ملت کی بیداری سے متاثر ہو کر جنرل ضیاء الحق نے ۱۹۸۴ء میں امتناعِ قادیانیت آرڈیننس نافذ کر دیا جس کی رو سے مرزائی اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی امہات المومنین اور صحابہ کرام جیسی اصطلاحات اپنے جھوٹے نبی کے متعلقین کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، نیز اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ بھی نہیں کر سکتے۔ حتیٰ کہ دکانوں پر کلمہ شریف یا کوئی آیت وغیرہ بھی نہیں لکھ سکتے۔

☆... آرڈیننس تو یہی ہے اور نافذ بھی ہے مگر قادیانی لوگوں نے عموماً اپنی شرارتوں میں کوئی کمی نہیں کی۔ سب سے زیادہ دکھ کی بات یہ ہے کہ انہیں فوج جیسے حساس ادارے سے بھی نہیں نکالا گیا بلکہ مدتوں تک ایٹمی توانائی کا گویا مدار المہام وہ ناپاک شخص ڈاکٹر عبدالسلام رہا جو جنونی قسم کا قادیانی تھا اور جسے نوبل پرائز بھی اس کی قادیانیت کی وجہ سے اسلام کے بدترین دشمنوں یعنی یہودیوں نے دیا تھا۔ وہ پاکستان کے قیمتی راز افشاء کرتا رہا اور یوں اس نے وطنِ عزیز کو حد درجہ نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کی۔ مزید سنئے:

☆... کشمیر میں سری نگر میں اپنی خود مختار حکومت کے قیام کے لیے ہر دور میں یہ کوشش کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں۔ کشمیر کی تحریک آزادی کو انہوں نے بہت نقصان پہنچایا ہے۔

☆... 1948ء میں پاکستانی فوج مکمل طور پر کشمیر فتح کر لیتی اگر قادیانی، انگریز کمانڈر انچیف جنرل گریسی کے ساتھ مل کر سرکشی نہ کرتے۔

☆... 1971ء کی جنگ میں قادیانی جنرل کی وجہ سے شکر گڑھ اور سیالکوٹ سیکٹر میں بہت سا علاقہ دشمن کے قبضے میں چلا گیا۔

☆... 1972ء میں انکشاف ہوا کہ اسرائیلی فوج سینکڑوں قادیانیوں کو تربیت دے رہی ہے۔ اسرائیل کے ساتھ ان کے روابط کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

☆... موثر منصوبہ بندی کے تحت نیز امریکہ و برطانیہ کی مکمل اشیر باد سے ملک بھر میں فوج، انتظامیہ اور مقننہ سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ان کی کھپت بڑھتی جا رہی ہے۔ جہاں انہیں عام پاکستانیوں کی نسبت زیادہ مراعات ملتی ہیں۔ اگر کسی پر حرف آئے تو فوراً امریکہ یا برطانیہ سے اعلیٰ حکام کو فون آ جاتا ہے کہ "اپنا بندہ ہے کچھ نہ کہو"۔

☆... امریکی سفارتکار اور دیگر غیر ملکی 'اعلیٰ شخصیات' وقتاً فوقتاً چناب نگر کا دورہ کرتی رہتی ہیں جہاں اس گروہِ قادیاں کو بھاری 'نذرانے' اور دیگر مراعات عطا کی جاتی ہیں۔

ان کی پاکستان دشمنی کی بنا پر ہی علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پنڈت نہرو

کو ایک خط میں لکھا تھا:

''قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں''

اپنے ایک مقالے میں اقبال نے یہ بھی لکھا تھا:

''قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے''

جو لوگ اپنے وطن کو اللہ تعالیٰ کا تحفہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تبرک سمجھتے ہیں، ان کو یہ وطن اپنی جان سے بھی پیارا ہے۔ ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنے دل میں اپنی مقدس سرزمین کے دشمنوں کے لیے کوئی نرم گوشہ رکھیں گے، قطعی بے سود ہے۔

چھٹی وجہ : قادیانی مسلمانوں کی تکلیف پر خوشی جبکہ خوشی سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

اہلِ اسلام قادیانیوں کو کیونکر برداشت کریں جبکہ وہ ان کو مصیبت و رنج میں دیکھ کر جشن مناتے ہیں اور ان کو خوش دیکھ کر بغض و حسد کی آگ میں جلتے ہیں۔ چند حقائق ملاحظہ کیجئے۔

☆... جب پہلی جنگ عظیم میں برطانیہ کی فوجیں عراق میں فاتحانہ داخل ہوئیں، اس روز مسلمانوں کے گھروں پر فکر و پریشانی کے بادل منڈلا رہے تھے، ہر مسلمان دلگیر اور گریہ کناں تھا۔ اس روز قادیانیوں کے خلیفہ مرزا محمود نے ایک کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے اپنی بے پایاں خوشی کا اعلان ان الفاظ میں کیا:

''مسلمان علماء انگریزوں کے ساتھ تعاون پر ہمیں مطعون کیا کرتے ہیں اور ان کی فتوحات پر خوشیاں منانے پر ہمیں ملامت کرتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ ہم کیوں خوشیاں نہ منائیں، ہم کیوں مسرّت کا اظہار نہ کریں۔ ہمارے امام (مرزا قادیانی) نے کہا تھا کہ میں مہدی ہوں، حکومتِ برطانیہ میری تلوار ہے۔ ہم اس فتح پر مسرور ہیں۔ ہماری یہ آرزو ہے کہ اس تلوار کی

چمک عراق، شام اور ہر جگہ نگاہوں کو خیرہ کرتی رہے''۔ (الفضل، ۷ دسمبر ۱۹۱۸)

☆... جب مسلمانوں کے مقدس شہر بیت المقدس میں یہودی لشکر نے داخل ہو کر اس پر اپنا پرچم لہرایا تو یہ ساری امتِ مسلمہ کے لیے انتہائی غم واندوہ کا لمحہ تھا۔ لیکن مرزا محمود نے اس موقع پر بھی اپنی خوشی ومسرّت کا اظہار کیا۔

☆... جب ترکی حکومت کو پہلی جنگِ عظیم میں شکست ہوئی تو الفضل میں ایک مضمون شائع ہوا جس کا ایک اقتباس پیشِ خدمت ہے:

''برطانیہ کی فتوحات پر ہم اللہ تعالیٰ کا ہزار بار شکر ادا کرتے ہیں۔ ان کی فتح (یعنی مسلمانوں کی شکست) ہماری خوشی ومسرّت کا باعث بنی ہے۔ کیونکہ ہمارا امام ان کی کامیابی کے لیے ہمیشہ دعائیں کرتا تھا اور اپنے فرقہ کو بھی ان کے لیے دعا کرنے کی تلقین کرتا تھا''۔ (الفضل۔ ۲۳ نومبر ۱۹۱۸)

☆... ۱۹۷۱ء میں جب پاکستان دولخت ہوا تو وطنِ عزیز کا ہر گھر سوگوار تھا، جبکہ قادیانی جشن منارہے تھے اور اپنے گھروں میں چراغاں کا اہتمام کررہے تھے۔ یہ بات تاریخی حقائق میں سے ہے اور ایسے بزرگ موجود ہیں جو اس کے گواہ ہیں۔

ایسی صورتحال میں جبکہ قادیانی، اہلِ اسلام کو مغلوب، معتوب اور مفلوج دیکھنا چاہتے ہیں، اہلِ اسلام سے قادیانیوں کو گلے سے لگانے کی توقع کیونکر کی جا سکتی ہے؟

ساتویں وجہ: کیا کسی مذہب کے بانی اور اکابرین کو یہ باتیں زیب دیتی ہیں؟

☆... روزنامہ الفضل (قادیانی) ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء کی ایک تحریر ملاحظہ کیجیے، جس میں مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء کا زنا کا عادی ہونا مذکور ہے:

''اگر انہوں (مرزا قادیانی) نے کبھی کبھار زنا کر لیا تو اس میں حرج کیا ہوا۔۔۔ ہمیں حضرت مسیح موعود (مراد مرزا قادیانی) پر اعتراض نہیں۔ کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے،

کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے''۔

☆... ''خطوط امام بنام غلام ص ۵'' از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی (بحوالہ 'ثبوت حاضر ہیں'' از محمد متین خالد) سے مرزا کا ایک خط دیکھیں جس سے مرزا کی شراب نوشی کا شوق ظاہر ہوتا ہے:

> ''مجی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس وقت میاں یار محمد کو بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خوردنی خود خرید دیں اور ایک بوتل 'ٹانک وائن' (ایک ولایتی شراب) کی، پلومر کی دکان (لاہور ہائی کورٹ کے سامنے کارنر پر ہوتی تھی) سے خرید دیں۔ مگر ٹانک وائن چاہئے، اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام''۔

☆... ڈرامے فلمیں دیکھنا قادیانی اکابرین کے نزدیک ان کے منصب کے منافی نہیں۔ قادیانی مفتی محمد صادق لکھتا ہے:

> ''ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا۔ اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب (مرزا) نے فرمایا، ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے''۔

(ذکر حبیب ص ۱۸ از مفتی محمد صادق قادیانی)

☆... مرزا قادیانی، اس کی اولاد اور خلفاء گالیاں دینے میں کمال مہارت رکھتے تھے۔ فحش کلامی ان پر ختم تھی۔ نیز مرزا اور اس کے خلفا، خاص طور پر اس کے بیٹے مرزا بشیر کی آوارگیوں، عیاشیوں اور بدکرداری کے واقعات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ ان گالیوں اور عیاشیوں کی تفصیل یہاں بیان کرنا مناسب نہیں۔ ان کی اپنی کتب میں گالیوں کا طوفان موجود ہے،

دوسری طرف ان قادیانی اکابرین کی عیاشیوں کی داستانیں بیان کرنے والے عینی شاہدین کی شہادتیں آن دی ریکارڈ ہیں۔

یہاں اس طرز کی بہت سی باتیں بیان کی جاسکتی ہیں، لیکن طوالت کا خوف ہے۔

ہمارا نکتہ فقط یہ ہے کہ ایک شخص زانی، عیاش، شراب نوش، سینما بین، گالیاں بکنے والا ہو اور دوسری طرف اس کے دعوے بلند بانگ ہوں تو اسے کیا کہا جائے؟ کبھی اس کا کہنا ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) نبی ہے، کبھی وہ انبیاء علیہم السلام کے نام لے لے کر کہتا کہ میں ان سے افضل ہوں (خدا کی پناہ)۔ کس قدر ناانصافی ہے اور پرلے درجے کی بدترین توہین انبیاء بھی۔ انبیاء مخلوق میں بہترین اور مقدس ترین جماعت ہے۔ کہاں وہ اعلیٰ ترین اخلاق وصفات سے آراستہ گروہ اور کہاں اخلاقی و روحانی گراوٹ اور قبیح ترین عادات کا شکار مرزا اور اس کے خلفاء۔ تو پھر مسلمانوں کا غصہ میں آنا ایک بدیہی امر ہے۔

<u>آٹھویں وجہ</u>: قادیانیت کا بانی دعوے بڑے کرتا ہے لیکن عقل کا حال دیکھو۔

اللہ تعالیٰ نے جملہ انبیاءِ کرام کو بے مثال عقل عطا فرمائی۔ جبکہ سب سے آخری و افضل رسول حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو ذہانت و فطانت اور عقل و شعور میں سب سے بڑھ کر باکمال کیا۔ وہب بن مُنبّہ رضی اللہ عنہ (۱۱۴ھ --- ۳۴ھ) جو اہلِ یمن کے چوٹی کے عالم، قرآنِ پاک کے علاوہ توریت، انجیل اور زبور کے بھی عالم تھے، بہت بڑے محدث اور تابعی تھے، فرماتے ہیں:

> "میں نے اکہتر کتابوں کو پڑھا تو سب میں مجھے یہی مضمون ملا کہ شروع دنیا سے قیامت تک اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو جو عقلیں عطا فرمائی ہیں اگر ان سب لوگوں کی عقلوں کے مجموعے کا حضورِ انور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عقل مبارک سے موازنہ کیا جائے تو تمام انسانوں کی عقلوں کے مجموعہ کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عقل شریف سے وہی نسبت ہوگی جو ریت کے

ایک ذرّے کو تمام دنیا کے ریگستانوں کے مقابلہ میں ہے"۔ (اللہ اکبر) (شفاء۔ص ۴۲)

نیز شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ 'عوارف المعارف' (صفحہ ۵۷) میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عقل وحکمت کے ایک سو حصے پیدا فرمائے۔ اس کے ۹۹ حصے حضور صلی اللہ علیہ و الہٖ وسلم کو عطا فرمائے۔ جبکہ ایک حصہ سارے مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

اب آیئے! مرزا قادیانی کی عقل کے بارے میں جانئے۔ روزمرہ کے معمولات میں اس کی عقل کا حال اس کے اپنے بیٹے کی تحریر کردہ کتاب 'سیرۃ المہدی' حصہ دوم میں ملاحظہ کیجئے:

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مراد مرزا) اپنی جسمانی عادات میں ایسے سادہ تھے کہ بعض دفعہ جب جراب پہنتے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کو ہو جاتی تھی۔ اور بار ہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا۔ اور بعض اوقات کوئی دوست حضور (مرزا) کے لیے گرگابی (جوتا) ہدیہ لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں پاؤں میں ڈال لیتے اور بایاں دائیں میں۔ چنانچہ اس تکلیف کی وجہ سے آپ دیسی جوتا پہنتے تھے۔ اسی طرح کھانا کھانے کا یہ حال تھا کہ خود فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں تو اس وقت پتا چلتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں جب کھانا کھانے میں کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آتا ہے"۔

ذرا ان کی کتاب 'براہینِ احمدیہ' کا ایک اقتباس بھی ملاحظہ کیجئے:

"آپ کو (مرزا کو) شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرضِ بول بھی آپ کو عرصے سے لگی ہوئی ہے۔ اسی زمانے میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے"۔ (یعنی مرزا کو

یاد نہیں رہتا تھا کہ گڑ کے ڈھیلے کے لیے کون سی جیب ہے چنانچہ استعمال الٹ ہو جایا کرتا تھا)

فرمائیے! آپ کے گھر ایک ایسا شخص آ جائے جس نے جرابیں الٹی پہن رکھی ہوں، قمیض کے بٹن یوں بند ہوں کہ ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہو، دایاں جوتا بائیں پاؤں میں اور بایاں جوتا دائیں پاؤں میں ہو، اپنی جیب سے گڑ کی بجائے مٹی کے ڈھیلے نکال کر کھا رہا ہو اور جب کھانا کھانے بیٹھے تو اسے کچھ سمجھ نہ ہو کہ وہ کیا کھا رہا ہے اور کیسے کھانا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو بتائیے! ایسے شخص کے بارے میں آپ کے احساسات کیا ہوں گے؟ اور پھر ایسا معیوب وضع قطع والا بدحواس شخص اگر کہہ دے کہ میں نبی ہوں (معاذ اللہ)، تو آپ کیا کہیں گے؟ یہی کہیں گے ناں کہ میں تو ابھی یہی فیصلہ نہیں کر سکا کہ آپ انسان بھی ہیں یا نہیں اور آپ چلے ہیں خود کو نبی منوانے۔

یہاں ہم اپنے قارئین کو بتادیں کہ ایک طرف قادیانی پیشوا کی عقل کا یہ حال ہے تو دوسری طرف اس نے نبوت ہی کا نہیں بلکہ خدا ہونے سمیت لاتعداد عجیب باہم متضاد دعوے کیے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ کوئی معقول اور نارمل شخص نہیں تھا۔ یقیناً اسے ماننے والے اس سے بھی ابنارمل (Abnormal) افراد ہیں۔ ملاحظہ کیجئے! مرزا کہتا ہے:

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا''۔ (دافع البلاء)

یہ بھی کہا: ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں''۔ (معاذ اللہ) (بدر،5 مارچ 1905ء)

مگر یہ نبوت کا دعویٰ بتدریج ہوا۔ پہلے اس نے تاثر دیا کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ پھر 1889ء میں مجدد ہونے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد 1891ء میں مسیح اور مسیح موعود ہونے کے دعوے کیے۔ بعدازاں 1892ء میں مہدی بنا پھر ظلی و بروزی نبی، اصلی و حقیقی نبی، خاتم الانبیاء، جامع الصفات کی ''منزلیں'' طے کرتا ہوا 1905ء تک افضل الانبیاء بن چکا تھا۔ یہی نہیں بالآخر اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا، لکھتا ہے:

''میں نے اپنے تیئں خدا کے طور پر دیکھا اور میں یقین کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں وہی ہوں جس نے آسمان تخلیق کیا''۔(لعنت اللہ علی الکذبین)۔(آئینہ کمالات نمبر 564)

حاصلِ کلام یہ کہ ایک ایسا شخص جس کے صحیح العقل انسان ہونے میں بھی کلام ہے، اگر نبوت بلکہ خدائی کا دعویٰ کر دے تو اسے عزت دی جائے گی یا وہ نفرتوں کا مستحق ٹھہرے گا؟ خدا تو وہ ہے جس کی طاقتوں کی کوئی حد نہیں، درخت کے ایک پتے سے لے کر پہاڑ، سمندر اور آسمانوں تک سب اس کی ہیبت سے مبہوت ہیں۔ اور نبی اسی خدا کی دی ہوئی طاقت سے اس کی کائنات میں تصرف کرنے کی بے پناہ استعداد کا حامل ہے۔ کیا سمجھا مرزا یا اس کے پیروکاروں نے خدا کو اور مقامِ نبوت کو؟ سیالکوٹ کے ڈی سی آفس میں ایک معمولی منشی لگنے کے لیے بھی جس کا ایڑی چوٹی کا زور لگا، وہ کس قدر آسانی سے اتنے بڑے بڑے مناصب پہ فائز ہونے کا دعویدار بن گیا۔ اف۔۔۔

نویں وجہ: قادیانی اہم عہدوں پر قابض ہو کر اسلام اور پاکستان دونوں کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

باشعور اہلِ اسلام پر ایک اعتراض تواتر سے کیا جا رہا ہے کہ آپ کسی اہم عہدے پر کسی قادیانی کو کیوں برداشت نہیں کرتے؟ یہ اعتراض اور بھی شدت اختیار کر گیا جب حکومت وقت نے ابتداءً اقتصادی کونسل میں ایک قادیانی کو شامل کیا اور بعد ازاں عوام الناس کے بھر پور احتجاج پر اسے اس کونسل سے نکال دیا۔ معترضین کا کہنا تھا کہ آخر کسی نمایاں پوسٹ پر ان کے ہونے میں حرج کیا ہے؟ یہ معترضین وہی لوگ تھے جن کا نہ تو دین سے کوئی خاص ناطہ ہے اور نہ ملک کی سالمیت سے انہیں کوئی سروکار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس معاملے میں ٹی وی چینلز پر آنے والے نام نہاد 'دانشوروں' اور 'تجزیہ کاروں' کا کردار بھی نہایت مکروہ تھا۔

یہ مطالبہ کہ قادیانیوں کو کلیدی مناصب سے علیٰحدہ کیا جائے، متعدد وجوہات کے سبب کیا جاتا ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

(1)۔ قادیانی، انگریز کے دور میں اور پھر قیامِ پاکستان کے بعد ہمارے حکمرانوں کی مجرمانہ غفلت یا بے حسی سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کی ملازمتوں کے کوٹہ پر خود کو مسلمان ظاہر کر کے قابض ہوتے چلے آرہے ہیں۔ انہوں نے اپنی شرحِ آبادی کے تناسب سے بدرجہا زیادہ ملازمتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

(2)۔ اس گروہ سے تعلق رکھنے والے اہم مناصب پر فائز افراد نے اپنے ہم مذہب افراد کو بھرتی کرنے اور اپنے ماتحت اکثریتی طبقے یعنی مسلمانوں کے حقوق پامال کرنے میں بہت مستعدی کا مظاہرہ کیا ہے۔

(3)۔ یہ جماعت بیرونی دنیا میں خود کو ناانصافیوں کا شکار اور مظلوم قوم ظاہر کر کے ہمدردیاں سمیٹتی رہتی ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس نے ملک کے تمام اہم شعبوں فوجی، صنعتی، معاشی، اقتصادی، انتظامیہ، مالیات اور ذرائع ابلاغ وغیرہ پر اجارہ داری حاصل کر لی ہے۔ اور ملک کی قسمت کا فیصلہ اس مٹھی بھر غیر مسلم جماعت کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ اہلِ اسلام سے خونی دشمنی ہے۔ وہ عالمی طاقتیں جو سمجھتی ہیں کہ قادیانی پسماندہ رکھے جارہے ہیں، وہ ذرا پاکستان کے مختلف محکموں میں قادیانیوں کی کثرتِ تعداد دیکھیں اور پھر بات کریں۔

(نوٹ: یہ اعداد و شمار ۱۲،۱۰ سال پہلے کے ہیں)

☆... وزارتِ سائنس و ٹیکنالوجی میں گریڈ ۱۹ کا ایک، گریڈ ۱۸ کے ۵ جبکہ گریڈ ۱۷ کے ۵ آفیسر قادیانی ہیں۔ (تمام قادیانیوں کے نام بھی مجلدِ ختمِ نبوت محمد متین خالد کی کتاب ’قادیانیت... ایک دہشت گرد تنظیم‘ میں درج ہیں)

☆... کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل ورکس گریڈ ۱۹ کا آفیسر قادیانی ہے۔ اس کے علاوہ ایک مزید قادیانی گریڈ ۱۹ میں، ایک گریڈ ۱۸ میں جبکہ ۲ گریڈ ۱۷ میں کام کر رہے ہیں۔

☆... سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن میں گریڈ ۲۰ کا ڈپٹی جی ایم، ایک شخص مزید گریڈ

۲۰، ایک شخص گریڈ ۱۹، ۱۹ افراد گریڈ ۱۸ اور ۱۵ افراد گریڈ ۱۷ کے قادیانی ہیں۔

☆... نیشنل ہائی وے اتھارٹی میں گریڈ ۱۹ کا ڈائریکٹر قادیانی ہے۔

☆... PTCL گریڈ ۲۰ کے ۳ جنرل مینجرز، گریڈ ۱۹ کا ایک ڈائریکٹر، گریڈ ۱۷ کا اسسٹنٹ ڈپٹی ڈائریکٹر قادیانی ہیں۔

☆... وزارتِ دفاع میں سول اوی ایشن ڈویژن میں گریڈ ۱۹ کا ایک پائلٹ، جنرل مینجر پلانز گریڈ ۱۹، گریڈ ۱۸ میں سینئر ایڈمن آفیسر اور سول سینئر انجینئر، گریڈ ۱۷ میں ۲ آفیسر قادیانی ہیں۔

☆... PIA میں ایک قادیانی آفیسر کے دعوے کے مطابق ۵۵۰ میں سے ۱۶۰ پائلٹ اعلانیہ قادیانی ہیں۔ (انہی کی وجہ سے پی آئی اے کا خسارہ اربوں روپے سالانہ ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے "تکبیر" ۳۱ مئی ۱۹۹۷ء)

☆... ادارے نیپا کراچی میں ایڈمنسٹریشن آفیسر قادیانی ہے۔

☆... وزارتِ خزانہ میں گریڈ ۱۹ کا ایک، گریڈ ۱۸ کا ایک اور گریڈ ۱۷ کا ایک افسر قادیانی ہے۔

☆... حبیب بنک میں ۶۵ گریڈ ون اور ٹو کے آفیسرز ہیں۔

☆... یونائیٹڈ بنک میں ۴۹ آفیسرز قادیانی ہیں۔

☆... فرسٹ وویمن بنک میں ۳ بڑی آفیسرز قادیانی ہیں۔

☆... وزارتِ سائنس و ٹیکنالوجی میں ۱۱ آفیسرز قادیانی ہیں۔

☆... پاکستان سٹیٹ آئل (PSO) میں گریڈ ۲۱ کا ایک، گریڈ ۲۰ کے ۲، گریڈ ۱۹ کا ایک، گریڈ ۱۸ کا ایک، گریڈ ۱۷ و کے ۳ آفیسرز قادیانی ہیں۔

☆... وزارتِ منصوبہ بندی میں گریڈ ۱۸ میں ۲، گریڈ ۱۷ میں بھی ۲ لوگ قادیانی ہیں۔

☆... ہیوی مکینیکل کمپلیکس میں ۱۰ آفیسرز قادیانی ہیں۔

☆... PTV میں کنٹرولر انٹرنیشنل ریلیشنز گریڈ ۲۰، کنٹرولر انجینئر گریڈ ۲۰، سینئر ٹی وی انجینئر گریڈ ۱۷ نیز مزید ۲ گریڈ ۱۷ کے آفیسر قادیانی ہیں۔

☆... پٹرولیم اینڈ نیچرل ریسورسز ڈویژن میں گریڈ ۱۷ اور ۱۸ میں ۱۱ قادیانی کام کر رہا ہے۔

☆... ایمپلائز اولڈ ایج بینیفٹ انسٹی ٹیوشن میں ڈائریکٹر گریڈ ۱۸ قادیانی ہے۔

☆... سوئی ناردرن گیس پائپ لائن میں سینئر جی ایم گریڈ IX، ۲ جی ایم گریڈ VII، اسسٹنٹ کمپیوٹر انجینئر گریڈ IV، اسسٹنٹ پائپ لائن انجینئر گریڈ III قادیانی ہیں۔

☆... انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ میں گریڈ ۱۹ کا ۱، گریڈ ۱۸ کا ۱، گریڈ ۱۷ کے ۴ لوگ قادیانی ہیں۔

☆... وزارتِ پانی و بجلی میں نیسپاک کے گریڈ ۲۰ کے ۱۳ افسر قادیانی ہیں۔ اس کے علاوہ آئی آر ایس اے میں گریڈ ۱۸ کا ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن قادیانی ہے۔ گریڈ ۱۹ کے ۴ لوگ قادیانی ہیں۔ گریڈ ۱۷ کا ایک شخص قادیانی ہے۔

(روزنامہ خبریں، ۴ ستمبر ۱۹۹۶ء)

(4)۔ ۱۹۷۴ء میں جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اور ملک دشمن قرار دیا تو یہ بات بھی طے ہوگئی تھی کہ ان کو کلیدی عہدوں پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اس کے باوجود ان کا اہم عہدوں پہ بالخصوص فوج کے اہم عہدوں پہ فائز ہونا باعثِ تشویش ہے۔ بھلا اس جماعت کا فوج میں کیا کام جو جہاد یا کافروں سے لڑنے کو حرام سمجھتی ہے۔ فوج کا تو کام ہی کافروں سے لڑنا ہے۔ پاکستان کے تمام محکموں میں اپنے بندے تعینات کروا کر ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنا قادیانی اکابرین کے منصوبہ جات کا حصہ ہے۔ اس گروہ کے سرکردہ افراد اپنے اپنے دائرہ اثر میں اپنے عہدہ اور منصب کو قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کے لیے استعمال کر رہے ہیں اور انہی ہدایات پر عمل پیرا ہیں جو ان کے امام اور خلیفہ مرزا محمود نے ۱۹۵۲ء میں انہیں دی تھیں اور کہا تھا: ''مرزائی ملازمین اپنے محکموں میں منظم صورت میں مرزائیت کی تبلیغ کریں''۔ (الفضل۔ ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء)

یہ بیان بھی اسی کا ہے: ''جب تک سارے محکموں میں ہمارے آدمی موجود نہ ہوں، اُن سے

جماعتِ مرزائیہ پوری طرح کام نہیں لے سکتی۔ مثلاً موٹے موٹے محکموں میں سے فوج ہے، پولیس ہے، ایڈمنسٹریشن ہے، ریلوے ہے، فائنس (Finance) ہے، اکاؤنٹس (Accounts) ہے، انجینئرنگ (Engineering) ہے''۔ (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۲ء)

اس نے یہ بھی کہا: ''تم اس وقت تک امن میں نہیں ہو سکتے جب تک تمہاری اپنی بادشاہت نہ ہو''۔ (الفضل۔ ۲۵ اپریل ۱۹۳۰)

(معروف دانشور کے ایل گابا کی تصنیف 'مجبور آوازیں' میں ثابت کیا گیا ہے کہ بھارت میں اقلیتی شہریوں کو صرف 1% ملازمتیں دی جا سکتی ہیں جبکہ پاکستان میں قادیانیوں سمیت تمام اقلیتوں کو ترقی کے یکساں مواقع حاصل ہیں۔ دنیا کے بیشتر ممالک کی نسبت پاکستان میں اقلیتیں زیادہ بہتر حالت میں ہیں۔ اس کے باوجود امریکہ و یورپ کا پاکستان سے اقلیتوں کو مزید مراعات کا مطالبہ سراسر ناانصافی ہے۔)

(5)۔کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی ملک و ملت کے مفادات سے غداری کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے محض چند جھلکیاں:

☆... پاکستان میں وزارتِ خارجہ کی پہلی کرسی پر بیٹھنے والے چودھری ظفر اللہ قادیانی نے نوزائیدہ مملکت کو ایک متوازن اور غیر جانبدار پالیسی دینے کی بجائے ملک کو امریکہ اور برطانیہ کی گود میں دھکیل دیا جس کی سزا آج تک ہم بھگت رہے ہیں۔

☆... قادیانی ایجنٹ ایم ایم احمد جو مرزا قادیانی کا پوتا تھا، کمال ہوشیاری سے جنرل ایوب خان کا قابلِ اعتماد آدمی بن گیا، جبکہ عزیز احمد ایڈووکیٹ ایوب خان کا پرسنل ایڈوائزر بن بیٹھا۔ انہوں نے امریکی و صہیونی اسکیموں کو ملک میں کامیاب بنانے کے لیے بہت کام کیا۔ ۱۹۷۱ء میں ہمارے ملک میں جو حالات پیدا ہوئے، اس میں قادیانیوں بالخصوص اس عزیز احمد نے بھرپور حصہ ڈالا۔ اس نے بطور چیف سیکریٹری مشرقی پاکستان کے لوگوں کو مرکزی حکومت سے منحرف کرنے اور ان میں علیحدگی پسند جذبات ابھارنے کے لیے بھرپور کوشش کی۔

☆... فروری ۱۹۹۳ء سے اکتوبر ۱۹۹۳ء تک پاکستان، صدر غلام اسحٰق اور وزیرِ اعظم نواز شریف کے مابین سیاسی چپقلش کی وجہ سے جس سیاسی بحران کا شکار رہا، اس بحران کا سب سے بڑا سازش کار ایم ایم احمد قادیانی اور شریکِ سازش رفیع رضا کو بیان کیا جاتا ہے۔

☆... قادیانیوں کے حوالے سے یہ حقیقت اب منظرِ عام پہ آ چکی ہے کہ وہ مخصوص امریکی و یہودی لابی کے آلۂ کار بن چکے ہیں اور پاکستان کی بھارت کے ساتھ جنگ کروا کرا سے کمزور کرنے کے لیے ایک عرصہ سے تگ و دو کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لیے یہ قادیانی ایجنٹ دونوں ملکوں کی فیصلہ ساز اتھارٹیز کو ڈس انفارم کرنے سمیت متعدد طریقوں پر عمل پیرا ہیں۔

ممکن ہے کہ بعض لوگ مذکورہ بالا تمام حقائق کو 'مولویوں' کا قادیانیوں کے خلاف محض تعصب سمجھیں، ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ ۲۰۰۰ء میں ہماری وزارتِ داخلہ ان تمام حقائق کی صداقت کا اعلان کر چکی ہے۔ (روزنامہ اوصاف اسلام آباد۔ ۱۷ دسمبر ۲۰۰۰ء)

دسویں وجہ: قادیانی جماعت عالمی سرپرستی میں مار دھاڑ اور خون ریزی کی پالیسی پہ گامزن جماعت بن چکی ہے۔

قادیانی جماعت جو دنیا بھر کو اپنی مظلومیت کی کہانیاں سناتے نہیں تھکتی، دراصل انتہائی فسادی، مار دھاڑ اور قتل و خون ریزی کرنے والی جماعت ہے۔ تفصیل کے لیے تو دفتر درکار ہیں تاہم اتنا جان لیں کہ قادیانیوں کا ایک ونگ جو 'خدام الاحمدیہ' کہلاتا ہے، اسی قسم کی سرگرمیوں کے لیے مخصوص ہے۔ کراچی اور حیدر آباد میں جب خون ریزی کا بازار گرم تھا تب اس تنظیم کے لوگ گھروں سے غائب تھے۔ یہ بات ریکارڈ کا حصہ ہے، اور ملک بھر میں شائع ہونے والی بہت سی کتب میں اس کا ذکر موجود ہے کہ ملک دشمن سرگرمیوں میں یہ خاصے سرگرم رہے ہیں۔

چند جھلکیاں مزید: ۱۹۷۴ء میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس میں آنے والے نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر بغیر کسی وجہ کے اتنا تشدد کیا کہ اسٹیشن پہ خون ہی خون

نظر آتا تھا۔ ۱۹۸۲ء میں ایک مسلمان عالمِ دین مولانا اسلم قریشی کو اغوا کرلیا، جس پر ملک بھر میں ایک تحریک کا آغاز ہوگیا۔ ۹۴/۱۹۹۳ء میں سندھ کے ضلع میرپور خاص کے علاقے نو کوٹ کے قریب ایک ۴۰ سالہ پرانی مسجد پر انہوں نے ٹریکٹر چلا کر شہید کردیا۔ بلکہ شراب کے نشے میں دھت ٹریکٹر سوار نے قرآنِ پاک کے نسخے بھی ٹریکٹر کے نیچے کچل دیئے۔

(ماہنامہ لولاک۔ ملتان۔ نومبر ۱۹۹۸ء)

حال ہی میں یعنی ۲۰۱۸ء میں ضلع نارووال میں ڈیریانوالہ کے مقام پر قادیانیوں نے مسلمانوں کی ایک مسجد اور اس سے ملحق وسیع اراضی پر بزور طاقت قبضہ کرلیا۔ اسی ضلع میں موضع 'مقام' جو نارووال سٹی سے تقریباً ۱۰/۱۲ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، کی ایک مسجد پر انہوں نے بزور اسلحہ قبضہ کرلیا، جو کہ ابھی تک ہے۔ جبکہ علاقے کے کمزور وغریب مسلمانوں کا کوئی پُرسانِ حال نہیں۔ کیا یہ مقامِ حیرت ورنج نہیں کہ ایک اسلامی سٹیٹ کے اندر مسلمان ہی بے بس ہیں؟ اور کیا ایسی صورتحال مسلمانوں میں اشتعال کا سبب نہیں بنے گی؟

معزز قارئین! مذکورہ بالا تحریر کو بغور پڑھیں اور انصاف کریں۔ ان وجوہات کا علم ہونے کے بعد بھی اگر کوئی شخص قادیانیوں کے بارے میں اپنے دل میں کوئی نرم گوشہ رکھتا ہے تو یقین کریں کہ اس میں ایمان نام کی کوئی شے نہیں۔ وہ انصاف کا قاتل ہے۔ غیرت دینی سے یکسر خالی ہے۔

ہم اپنے اس مضمون کو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ایک فرمان پر ختم کرتے ہیں۔

علامہ اقبال نے قادیانیوں کو کہا تھا:

''تم 'اسلام' اور 'مسلم' الفاظ سے دستبردار ہوجاؤ اور مسلمان کہلانا بند کردو تاکہ تمہارے اور مسلمانوں کے درمیان کوئی تنازعہ نہ رہے اور تم اپنی مرضی سے اسلام کے علاوہ جو نام چاہو اپنے مذہب کو دو۔ جہاں اتنے مذاہب، اسلام کے علاوہ موجود ہیں، ایک تمہارا مذہب بھی ان مذاہبِ باطلہ میں شامل ہوگیا

تو کسی مسلمان کو اس سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ مگر یہ دو نام اسلام اور مسلم ان کو ہمارے لیے رہنے دو۔ اگر کوئی شخص قادیانی نہیں تو قادیانی کبھی اس کو (لفظ 'قادیانی' کے استعمال کا حق نہیں دیتے۔ جب لاہوری پارٹی کے امیر (محمد علی لاہوری قادیانی) نے اپنے نام کے ساتھ قادیانی لکھا تھا تو خلیفۂ قادیان نے کہا تھا کہ مولوی محمد علی لاہوری کو اپنے نام کے ساتھ قادیانی لکھنے کا کوئی حق نہیں اس لیے کہ نہ تو وہ قادیان کے رہنے والے ہیں اور نہ ہی ان کے عقائد قادیانیوں سے ملتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اسی طرح قادیانیوں کو بھی مسلمان کہلانے کا اور اسلام کے ساتھ رشتہ جوڑنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ ان کا بھی عقیدہ مسلمانوں سے نہیں ملتا''۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملنے کا پتہ

قاری فرمان علی حیدری جلالی

فاضل جامعہ جلالیہ رضویہ

جامع مسجد و مدرسہ الرحیم

جاوید مارکیٹ اچھرہ لاہور 0322-8494666

ادارہ الحقیقہ پاکستان

شکرگڑھ 0300-7123402